یوم شنبہ
جلد ۲۹ | ۲ ماہ ظہور ۱۳۲۰ ہش | ۷ ماہ رجب ۱۳۶۰ھ | ۲ ماہ اگست ۱۹۴۱ء | نمبر ۱۷۴

روزنامہ الفضل قادیان — ۷ ماہ رجب ۱۳۶۰ھ

# اسلام کے خلاف عیسائیوں کا لٹریچر

مسلمانوں کو عیسائیت کا حلقہ بگوش بنانے کے لئے عیسائیوں کی طرف سے جو کوششیں کی جاتی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے۔ کہ ایسا لٹریچر شائع کیا جاتا ہے۔ جس میں اسلام کے مقابلہ میں عیسائیت کی فضیلت ظاہر کی جاتی ہے یہ الگ بات ہے۔ کہ ہندوستان میں اور خاصکر پنجاب میں جماعت احمدیہ نے ان براہین۔ اور دلائل کے مقابلہ میں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کاسر الصلیب ہونے کی حیثیت سے عیسائیت کے خلاف پیش فرمائے۔ عیسائیوں کو سخت ناکامی ہو رہی ہے۔ جس کا بہت بڑا اور ناقابل انکار ثبوت یہ ہے کہ اب کوئی پڑھا لکھا ہنیں و سنجیدہ اور کھاتا پیتا مسلمان پادریوں کے پنجہ میں گرفتار نہیں ہوتا۔ اور عیسائی مشنریوں کی کامیابی اب اچھوت اقوام یا مذہب کو کھیل سمجھنے والے لوگوں تک محدود ہو کر رہ گئی ہے۔ لیکن باوجود اس کے عیسائی مشنوں کا مسلمانوں کا پیچھا نہ چھوڑنا۔ اور ان کی خاطر سینکڑوں ہزاروں روپے خرچ کر کے لٹریچر چھپوانا۔ اور ان تک ہر ممکن طریق سے پہونچانا ایسی باتیں ہیں جن سے مسلمانوں کو سبق حاصل کرنا چاہیئے :-

ہمیں پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی لاہور کے شائع کردہ دو ٹریکٹ حال ہی میں موصول ہوئے ہیں۔ جن کے نام ہیں "کلمہ" اور "خدا کا کوئی شریک نہیں ہے!" یہ دونوں دس دس ہزار کی تعداد میں شائع کئے گئے ہیں اور ان میں عیسائیت کی تائید میں وہی فرسودہ باتیں درج کی گئی ہیں جن کی تردید جماعت احمدیہ کا بچہ بچہ کر سکتا ہے اور جنہیں میدان مناظرہ میں احمدی مبلغین کے سامنے پیش کرنے کی عیسائی مشنریوں کو قطعاً جرأت نہیں ہے :-

اول الذکر ٹریکٹ میں اسلامی توحید کے مقابلہ میں یہ ادعا کرنے کے بعد کہ انجیل میں بھی یہ تعلیم دی گئی ہے۔ کہ:- "صرف ایک ہی خدا ہے۔ اس کا جاننا ہمیشہ کی زندگی ہے!" عیسائیت کی فضیلت یہ پیش کی گئی ہے۔ کہ چونکہ "ہمارے گناہوں نے ہم کو ایسا اندھا کر رکھا ہے۔ کہ اس (خدا) کو پہچان نہیں سکتے۔ اس لئے خدا نے یسوع مسیح کو بھیجا۔ کہ ہمارا درمیانی بنے۔ یعنی ہم پر خدا کی محبت ظاہر کرے اور اس سے محبت کرتے میں ہماری مدد کرے خداوند یسوع مسیح نے خدا سے ایسی کامل محبت رکھی۔ اور ہم کو بھی اس حد تک پیار کیا۔ کہ اس نے اپنی جان تک ہمارے واسطے دے دی۔ وہ گنہگاروں کے لئے بے عزتی اور دکھ سہہ کر صلیب ہوا لیکن تیسرے روز جی اُٹھا۔ اب وہ زندہ ہے"!

اس ادعا کے متعلق تفصیلی بحث میں جانے کی بجائے ہم صرف یہ دریافت کرتے ہیں۔ کہ اگر گناہوں نے انسانوں کو ایسا اندھا کر رکھا ہے۔ کہ وہ خدا کو پہچان نہیں سکتے۔ تو کیا یسوع مسیح کے صلیب پر مرنے کا عقیدہ رکھنے والوں کو ایسا نور حاصل ہو چکا ہے جس سے وہ گناہوں سے پاک ہو کر خدا کو پہچاننے کے قابل بن گئے ہیں۔ اور اس سے کامل محبت کرنے لگ گئے ہیں۔ اگر ایسا ہو گیا ہے۔ تو ضروری ہے کہ ایک طرف تو دنیا کے تمام عیسائیوں میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہ ہو۔ جو چھوٹے سے چھوٹے گناہ کا بھی مرتکب ہو۔ اور دوسری طرف خدا سے کامل محبت رکھنے کے ثبوت میں مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ پیش کرنا چاہیئے۔ یعنی خدا ہر عیسائی کو مخاطب کر کے اپنے کلام میں بتائے۔ کہ میں تم سے خوش ہوں۔ جیسا کہ اس نے بالفاظ انجیل لوقا ۳ / ۳۱ یسوع مسیح کو بتایا۔ کہ "تو میرا پیارا بیٹا ہے جس سے میں خوش ہوں"! چاہیئے تو یہ کہ ہر ایک عیسائی یہ دعوےٰ کرے کہ خدا نے محبت اور خوشنودی کے لئے اپنے کلام سے مشرف کیا ہے اور وہ گناہوں سے بالکل پاک ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ تمام عیسائی دنیا میں سے کوئی ایک بھی ایسا انسان نہیں۔ جسے خدا کے کلام سے مشرف ہونے کا دعوےٰ ہو۔ اور نہ کوئی عیسائی یہ کہنے کے لئے تیار ہے۔ کہ وہ گناہوں سے بالکل پاک ہے۔ جب صورت حالات یہ ہے تو کیونکر کہا جا سکتا ہے کہ یسوع مسیح نے صلیب پر مر کر لوگوں کو خدا کے پہچاننے اور اس سے کامل محبت کرنے کے قابل بنا دیا۔ یہ محض خام خیال ہے۔ اور اسی ایک بات سے یسوع مسیح کے صلیب پر مرنے کا عقیدہ بالکل باطل ہو جاتا ہے :-

دوسرے ٹریکٹ میں یسوع مسیح کے ابن اللہ ہونے کا فلسفہ بیان کیا گیا ہے لیکن ساتھ ہی بار بار یہ بھی اعتراف کیا گیا ہے۔ کہ "ہم پورے طور سے اس کو سمجھ نہیں سکتے۔ کیونکہ ہم فانی انسان ہیں پوری طرح نہیں سمجھا سکتے۔ کہ بیٹے ابن اللہ نام کا کیا مطلب ہے"!

اس کے متعلق صرف یہ گزارش ہے۔ کہ جو بات انسانی عقل و فہم سے ہی بالا ہے۔ اور جسے سمجھا ہی نہیں جا سکتا۔ اس سے کوئی فائدہ کیونکر اٹھایا جا سکتا ہے کجا یہ کہ اس پر انسانی نجات کا دارومدار رکھا جائے۔ غرض ان ٹریکٹوں میں کوئی ایک بات بھی ایسی نہیں۔ جو عقل و فکر کو اپیل کر سکے۔ اور جس کی تردید نہایت معقولیت کے ساتھ نہ کی جا سکے۔ ضرورت ہے کہ

## المسیح

قادیان ۱؍۲ وفا ۱۳۲۲ ہش۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو ہنوز کھانسی اور نزلہ کی شکائت ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا کریں۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں خیر و عافیت ہے

آج بعد نماز مغرب مسجد دارالفضل میں خدام الاحمدیہ کا جلسہ زیر صدارت چودہری خلیل احمد صاحب ناصر منعقد ہوا جس میں مقررین نے افسران کی اطاعت کی اہمیت بتائی۔

## فیس داخلہ امتحانات شعبۂ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے ماتحت شعبۂ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام تاحال چھ امتحان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مختلف کتب سے ہو چکے ہیں۔ ان سہ ماہی امتحانات کے لئے صرف ایک پیسہ داخلہ مقرر کیا گیا تھا۔ مگر اس کے نتیجہ میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو غیر معمولی اخراجات کرنے پڑے جو کہ آخری تین امتحانات کی آمد و خرچ کی تفصیل سے واضح ہیں۔

| امتحان | آمد روپے | آنے | پائی | خرچ روپے | آنے | پائی |
| --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- |
| ۱۔ امتحان لیکچر سیالکوٹ | ۳ | ۱۵ | ۳ | ۳۵ | ۱۱ | ۳ |
| ۲۔ امتحان فتح اسلام | ۹ | ۱۵ | ۰ | ۲۵ | ۳ | ۶ |
| ۳۔ امتحان توضیح مرام | ۶ | ۴ | ۳ | ۶ | ۴ | ۳ |

چونکہ مجلس مرکزیہ کی آمد کے ذرائع نہایت ہی محدود ہیں۔ اس لئے اراکین مجالس اور ان امتحانات میں دیگر شامل ہونے والے احباب کی اطلاع کے لئے معروض ہوں۔ کہ آئندہ ان سہ ماہی امتحانات کا داخلہ ایک آنہ فی امتحان ہوگا۔

فیس داخلہ میں یہ ایزادی اس فائدہ کے مقابلہ پر جو ان امتحانات سے حاصل ہو رہا ہے۔ نہایت ہی حقیر ہے۔ اس لئے امید ہے کہ اراکین و دیگر احباب جو گذشتہ امتحانات میں شمولیت فرما کر حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ایماء مبارک کو پورا کرتے رہے ہیں۔ آئندہ بھی اسی شوق کے ساتھ نہ صرف خود ہی ان امتحانات میں باقاعدہ شامل ہوں گے۔ بلکہ ان امتحانات کے فوائد اور برکات سے دوسروں کو بھی متمتع ہونے کی تلقین فرمائیں گے کہ گذشتہ کی نسبت زیادہ تعداد میں امیدواران امتحانات میں شامل ہوا کریں جزاھم اللہ

خاکسار ملک عطاء الرحمٰن مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

## شیخ محمد یعقوب صاحب پانی پتی کا انتقال

میرے والد شیخ محمد یعقوب صاحب بعمر ۸۰ سال ۲۸ جولائی کو انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم پانی پت میں سب سے پہلے احمدی تھے۔ اور احمدیت کا بیج یہاں آپ ہی کا بویا ہوا ہے۔ احمدیت کے قبول کرنے کی وجہ سے یہاں آپ کو آخر وقت تک سخت سے سخت تکالیف کا سامنا رہا۔ مگر سب مصیبتوں کو آپ نے نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ برداشت کیا۔ اور بڑے اخلاص کے ساتھ ہمیشہ تبلیغ میں مصروف رہے۔ ان کی علالت کے دوران میں مخالفین نے دہلی سے فتوے منگائے تھے۔ کہ یہ کسی قبرستان میں دفن نہ ہونے پائیں۔ چنانچہ انتقال کے بعد جس وقت قبر کھدنے لگی تو روک دیا گیا۔ مگر الحمد للہ کہ معقول پسند غیر احمدی اصحاب خود ہی ان کی اس بیہودگی کے انسداد کے لئے کھڑے ہو گئے۔ اور مخالفین کی حسرت دل کی دل میں رہ گئی۔ یہاں جماعت کی تعداد بہت ہی کم ہے۔ احباب جماعت ان کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھیں۔ اور دعائے مغفرت فرمائیں۔

خاکسار محمد اسمٰعیل سیکرٹری جماعت احمدیہ پانی پت

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

## عورتوں کی اصلاح مردوں کے عملی نمونے سے ہی ہو سکتی ہے

"مرد اگر پارسا طبع نہ ہو تو عورت کب صالح ہو سکتی ہے۔ ہاں اگر مرد خود صالح بنے تو عورت بھی صالح بن سکتی ہے۔ قول سے عورت کو نصیحت نہ دینی چاہیئے۔ بلکہ فعل سے اگر نصیحت دی جائے تو اس کا اثر ہوتا ہے۔ عورت تو درکنار اور بھی کون ہے جو صرف قول سے کسی کی مانتا ہے۔ . . . . . . . . . اگر مرد کوئی کجی یا خامی اپنے اندر رکھے گا تو عورت ہر وقت کی اس پر گواہ ہے۔ اگر وہ رشوت لے کر گھر آیا ہے۔ تو اس کی عورت کہے گی کہ جب خاوند لایا ہے۔ تو میں کیوں حرام کہوں۔ غرضکہ مرد کا اثر عورت پر ضرور پڑتا ہے۔ اور وہ خود ہی اسے خبیث اور طیب بناتا ہے۔ اس لئے لکھا ہے۔ الخبیثات للخبیثین والخبیثون للخبیثات والطیبات للطیبین والطیبون للطیبات اس میں یہی نصیحت ہے کہ تم طیب بنو۔ ورنہ ہزاروں ٹکریں مارو کچھ نہ بنے گا۔ جو شخص خدا سے خود نہیں ڈرتا۔ تو عورت اس سے کیسے ڈرے۔ نہ ایسے مولویوں کا وعظ اثر کرتا ہے نہ خاوند کا۔ ہر حال میں عملی نمونہ اثر کیا کرتا ہے۔ بھلا جب خاوند رات کو اٹھ اٹھ کر دعا کرتا ہے روتا ہے۔ تو عورت ایک دن دو دن تک دیکھے گی۔ آخر ایک دن اسے بھی خیال آئے گا۔ اور ضرور متُوثر ہوگی۔ عورت میں مُوثر ہونے کا مادہ بہت ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب خاوند عیسائی وغیرہ ہوتے ہیں تو عورتیں ان کے ساتھ عیسائی وغیرہ ہو جاتی ہیں۔ ان کی درستی کے واسطے کوئی مدرسہ بھی کفایت نہیں کر سکتا۔ جتنا خاوند کا عملی نمونہ کفایت کرتا ہے۔ خاوند کے مقابلہ میں عورت کے بھائی بہن وغیرہ کا بھی اثر کچھ اس پر نہیں ہوتا خدا نے مرد عورت دونوں کا ایک ہی وجود فرمایا ہے۔ یہ مردوں کا ظلم ہے۔ کہ وہ اپنی عورتوں کو ایسا موقعہ دیتے ہیں۔ کہ وہ ان میں نقص پکڑیں ورنہ ان کو چاہیئے کہ عورتوں کو ہرگز ایسا موقعہ نہ دیں۔ کہ وہ یہ کہہ سکیں۔ کہ تو فلاں بدی کرتا ہے بلکہ عورت ٹکریں مار مار کر تھک جائے۔ اور کسی بدی کا پتہ اسے مل ہی نہ سکے۔ تو اس وقت اس کو دینداری کا خیال ہوتا ہے۔ اور وہ دین کو سمجھتی ہے"۔ البدر ۲۰ مارچ ۱۹۰۳ء ص ۶۸

## تحریک جدید کے بقایادار

سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ ازراہ شفقت و ترحم چاہتے ہیں۔ کہ تحریک جدید کے کسی بقایادار کا نام بھی بطور تعزیر شائع نہ ہو۔ بلکہ بقایادار اپنا بقایا ادا کر کے ثواب حاصل کریں۔ اور وفاداران احمدیت میں لکھا جائے۔ اس کے پیش نظر حضور نے اجازت عطا فرمائی۔ کہ (۱) جو بقایادار ۳۰ ستمبر ۱۹۴۳ء تک اپنا وعدہ سالم مرکز میں داخل کرے اس کا نام شائع نہ ہوگا۔ (۲) اگر کوئی یکمشت ۳۰ ستمبر تک ادا نہیں کر سکتا۔ تو ۱۹۴۳ء سے ماہوار قسط وار ادا کرنا شروع کر دے۔ اور دفتر میں نوٹ کرا دے۔ کہ اس قدر ماہوار قسط ادا ہوتی رہے گی۔ (۳) اگر کوئی کسی متوقع رقم کے خیال پر وعدہ کرتا رہا۔ مگر اب تک وہ رقم نہیں ملی۔ تو اگر اس کی نیت اور ارادہ ادا کرنے کا ہو تو وہ جولائی سے قسط دینا شروع کر دے۔ جب ان کو وہ رقم ملے تو جس قدر قسطیں ادا کر چکا ہو۔ وہ کاٹ کر باقی داخل کرے۔ تا وہ ادا کرنے والوں کی فہرست میں آ جائے۔ اور نادہندوں کی فہرست میں نہ رہے۔ ہر جماعت کا سیکرٹری مال اپنی اپنی جماعت کے وعدوں کے حساب دیکھ لیں۔ اگر کوئی بقایادار ہو تو اس سے وصولی کی کوشش کریں۔ تا بقایادار کا نام شائع نہ ہو۔ اگر شائع ہو تو اس میں ان کی جماعت کی بھی بدنامی ہو۔ جہاں کا وہ رہنے والا ہو۔ پس کوئی بقایادار حضور کی رعائت سے فائدہ نہ اٹھائے۔ کسی طرح بھی عملاً قدم نہ اٹھائے تو دفتر مجبوراً حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں ایسے بقایادار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

129



تعلیم وتربیت

# اسلامی قضا سے متعلق بعض قواعد

۲

## اللہ اور رسول کے فیصلہ سے مُراد

قرآن کریم میں الٰہی ارشاد ہے۔ فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الاٰخر ذالک خیر و احسن تاویلا۔ (نساء ع) کہ اے مسلمانو۔ اگر تم کسی بات میں جھگڑا کر بیٹھو۔ تو اسے اللہ اور رسول کی طرف لوٹاؤ۔ یعنی جو ان کا فیصلہ ہو۔ اُسے قبول کرو۔ اگر تمہیں اللہ اور یوم آخر پر ایمان ہوگا۔ تو تم ایسا ہی کرو گے۔ اور یہ امر تمہاری بہتری اور انجام کے لحاظ سے اچھائی کا موجب ہوگا۔

حدیث میں ہے۔ قرون اولیٰ میں مندرجہ بالا ہدایت کے مطابق فیصلے ہوتے تھے۔ اور آج بھی جن امور میں گورنمنٹ کی طرف سے اجازت ہے۔ کہ پنچائتی رنگ میں فیصلے کر لئے جائیں۔ اہل اسلام کے اسی ہدایت کے مطابق فیصلے ہونے چاہئیں۔

حدیث میں اس بیان کی تائید معاذ بن جبل رض کی روایت سے ہوتی ہے وُہ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب انہیں یمن کا حاکم اور قاضی بنا کر بھیجا۔ تو اُن سے دریافت کیا۔ کہ جب تمہارے سامنے کوئی جھگڑا پیش ہوگا۔ تو آپ کس طرح فیصلہ کریں گے۔ معاذ رض نے کہا۔ کتاب اللہ کے مطابق۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر کتاب اللہ میں اس کے متعلق کوئی صراحت نہ ہوئی۔ تو پھر۔ کہا اللہ کے رسول کی سنت پر عمل کرونگا فرمایا۔ اگر رسول کے عمل میں ایسی کوئی بات نہ ملی۔ تو پھر۔ کہا تب میں اپنی عقل اور فکر سے کام لونگا۔ اور اجتہاد سے فیصلہ کرونگا۔ معاذ رض کا بیان ہے۔ کہ اس کے جوابات پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے سینہ پر ہاتھ مارا اور فرمایا۔ الحمد للہ الذی وفق رسول رسول اللہ لما یرضی بہ رسول اللہ کہ سب تعریف اللہ تعالےٰ کو ہے جس نے رسول اللہ کے رسول (یعنی معاذ رض) کو ان باتوں کی توفیق اور سمجھ عطا کی۔ جو رسول اللہ کو پسند ہیں۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۳۲۶)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس اظہار خوشنودی سے معلوم ہوا۔ کہ آپ نے معاذ رض کے جوابات درست پائے۔ اور یہی وہ ہدایت ہے۔ جس کے مطابق مسلمانوں کو اپنے فیصلے کرانے چاہئیں۔

## فیصلہ میں غلطی

قضائی فیصلہ جات میں یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ چونکہ شریعت کا حکم ظاہر پر ہوتا ہے۔ اس لئے قضا کے فیصلے پیش کردہ ثبوت کے مطابق ہوں گے اور گو فیصلہ میں غلطی کا احتمال ہو۔ پھر بھی فیصلہ وہی جاری ہوگا۔ جو قضا نے کیا ہوگا۔ البتہ احادیث سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ قیامت کو غلطی کی تلافی کر دی جائیگی۔ اور مظلوم کی دادرسی ہوگی۔ چنانچہ اُم سلمہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انما انا بشر و انکم تختصمون الیّ و لعل بعضکم ان یکون الحن بحجتہ من بعض فاقضی لہ علی نحو ما اسمع منہ فمن قضیت لہ بشیء من حق اخیہ فلا یاخذنہ فانما اقطع لہ قطعۃ من النار متفق علیہ (مشکوٰۃ صفحہ ۳۱۹) کہ میں بھی ایک بشر ہوں۔ اور اے لوگو۔ تم میرے پاس اپنے مقدمات لاتے ہو۔ اور تم میں سے بعض زیادہ ہوشیاری اور خوش اسلوبی سے اپنی حجت اور بات پیش کرتا ہے۔ اور میں اس کے حق میں جیسا کہ میں اس سے سنتا ہوں۔ یہ خیال کرتا ہوا کہ وُہ اپنے دعوے میں سچا ہے۔ فیصلہ دیتا ہوں۔ پس جس شخص کے حق میں میں اس کے بھائی کے حق سے کسی چیز کا فیصلہ دیدوں۔ اسے چاہیئے۔ کہ وُہ چیز قبول نہ کرے۔ کیونکہ اس کے لینے اور قبول کرنے پر اُسے جہنم میں جلنا ہوگا۔

مندرجہ حدیث سے ثابت ہے۔ کہ شریعت کا حکم ظاہر پر ہے کہ یہ ممکن ہے۔ کہ ایک شخص اپنی چالاکی سے اپنے حق میں فیصلہ کرالے مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایسے شخص کو ہدایت فرماتے ہیں۔ کہ وُہ اس فیصلہ کے مطابق چیز نہ لے۔ فانما اقطع لہ قطعۃ من النار کیونکہ وُہ فیصلہ کیا ہے۔ گویا آگ کا ٹکڑا ہے جو میں اس کے لئے کاٹ کر الگ کر رہا ہوں یعنی دُنیا میں تو وہ شخص اپنی چالاکی سے غلط فیصلہ کرا کر فائدہ اٹھا لے گا۔ لیکن قیامت کو اس کا داؤ نہ چل سکے گا۔ اور اسے جہنم میں سزا بھگتنا ہوگا۔

اس حدیث سے ان لوگوں کو سبق حاصل کرنا چاہیئے جو محکمہ قضا کے فیصلہ جات سے ناراض ہو جاتے ہیں۔ اور طرح طرح کی باتیں کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیصلہ میں بھی غلطی کا امکان ہے! تو پھر اور کون ہو سکتا ہے۔ جو یہ کہے۔ کہ میرا فیصلہ غلطیوں سے مبرا ہے۔ پس گو فیصلہ جات میں غلطی کا احتمال ہوتا ہے۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہی فیصلہ ہے کہ وُہی جاری کیا جائے گا۔ ورنہ شریعت کا منشا کہ ایسے لوگوں کو ان حالات میں معاملہ حوالہ بخدا کر دینا چاہیئے۔ اور خاموش ہو جانا چاہیئے۔

## فیصلہ کے خلاف بے ہودہ رائے زنی

ایک بہت بڑا نقص جس کا ازالہ نہایت ضروری ہے۔ یہ ہے۔ کہ موجودہ زمانہ میں شریعت کو نہ سمجھنے کی وجہ سے بالعموم لوگ جب کسی کی بات سنتے ہیں۔ تو فوراً اسی پر رائے قائم کر لیتے ہیں۔ اور اس کا اظہار بھی کرتے ہیں۔ اگر یہ بات عوام تک محدود رہتی اور خواص اور ذمہ دار لوگ اس میں ملوث نہ ہوتے تو بھی نقصان تو ہوتا۔ مگر زیادہ نہ ہوتا۔ مصیبت تو یہ ہے۔ کہ یہ بات تو عوام و خواص ہر دو میں پائی جاتی ہے جس کے نتائج نہایت خطرناک نکلتے ہیں۔ حالانکہ اول تو ایسا کرنا آیت فتبینوا کے خلاف ہے۔ دوم عقلاً بھی بغیر دوسرے فریق کی بات سُنے کوئی رائے قائم کرنا دانشمندی کا طریق نہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ ایسے لوگ شریف لوگوں کی عزتوں کو خاک میں ملاتے پھرتے ہیں۔ اور چونکہ ان کا مقابلہ کرنے والا بجز شاذ و نادر کے کوئی نہیں ہوتا اس لئے وہ اپنی ان باتوں میں اور بھی دلیر ہو جاتے ہیں۔ مگر دراصل یہ ان لوگوں کا بھی بڑا قصور ہوتا ہے جو اپنے آپ کو قوم کے سر برآوردہ شمار کرتے ہیں۔ اور اس قسم کی باتیں سنکر ہاں میں ہاں ملاتے ہیں۔ اور ان کی حوصلہ افزائی کا موجب ہوتے ہیں۔ شریعت اسلامیہ نے اس نقص کا ازالہ کیا۔ اور ہدایت فرمائی ہے۔ کہ جب تک دوسرے شخص کی بات نہ سنی جائے کوئی رائے نہیں قائم کرنی چاہیئے۔ اور نہ فیصلہ دینا چاہیئے۔ چنانچہ حضرت علی رض سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں یمن کا قاضی مقرر کیا۔ اور یہ نصیحت فرمائی فلا تقض للاول حتیٰ تسمع کلام الاٰخر۔ کہ دوسرے شخص کی بات سُنے بغیر پہلے کے حق میں فیصلہ نہ کرنا (مشکوٰۃ صفحہ ۳۲۴)

اب غور فرمایئے۔ یہ کیسا محکم اور پختہ اصل ہے۔ جو آنحضرت صلعم نے بیان فرمایا۔ اگر دنیا اس پر عمل کرے۔ اور اگر فیصلہ جات کرتے وقت اس کا لحاظ رکھا جائے۔ تو یقیناً بے شمار فتنے دُنیا سے یک قلم موقوف ہو سکتے ہیں۔

## قاضی کے لئے ضروری ہدایت

بعض لوگوں میں یہ مرض دیکھا گیا ہے۔ کہ وُہ اپنی طبیعت پر قابو نہیں رکھتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مقدمہ کی سماعت کے دوران میں ہی ان کے غصہ کی آگ بھڑک اُٹھتی ہے۔ اور کسی فریق پر برس پڑتے ہیں۔ اور اس طرح مغلوب الغضب ہونے کے باعث وُہ یقیناً صحیح فیصلہ نہیں دے سکتے۔ اس بارہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہدایت فرمائی ہے کہ غصہ کی حالت میں فیصلہ نہ کیا جائے۔ چنانچہ ترمذی کی حدیث ہے۔ کہ عبید اللہ ابن ابی بکرہ کو ان کے باپ نے جو سجستان کے قاضی تھے۔ خط لکھا۔ کہ غصہ کی حالت میں فیصلہ نہ کیا کریں۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے لا یحکم الحاکم بین اثنین وھو غضبان۔ کہ حاکم کو چاہیئے۔ کہ دو اشخاص کے درمیان غصہ کی حالت میں فیصلہ نہ کرے۔

## رشوت کے خلاف فتویٰ

بعض لوگ دُنیا طلبی میں اس حد تک پہونچ جاتے ہیں۔ کہ حلال و حرام کی تمیز باقی نہیں رہتی اور شریعت کی حدود کو پس پشت ڈال کر ہر جائز و ناجائز ذریعہ سے اپنے مدعا میں کامیابی چاہتے ہیں۔ اور اگر مقدمہ میں [illegible] تو دوسرے کا حق لینے کے لئے حاکم کو رشوت دینے کے لئے بھی تیار ہو جاتے ہیں۔ اس ذریعہ کے استعمال کرنے سے بھی شریعت نے روک دیا۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے لعن رسول اللہ صلعم الراشی والمرتشی ...... والرائش یعنی الذی یمشی بینھما (مشکوٰۃ صفحہ ۳۲۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو رشوت دیتا ہے یا جو رشوت لیتا ہے۔ جو رشوت دینے اور لینے والے کے درمیان واسطہ بنتا ہے۔ سب پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لعنت ہے۔ گویا ایسے لوگوں کو خدا کی رحمت سے کوئی حصہ نہیں مل سکتا۔ اور اس سے بڑھ کر خطرناک وعید کیا ہوسکتی ہے۔ لو کانوا یعلمون

## رشوت کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کا فتوےٰ

اس جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فتویٰ رشوت کے متعلق درج کرنا ضروری ہے۔ تاکہ احباب رشوت کی تعریف سے اچھی طرح واقف ہو جائیں۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"رشوت ہرگز نہیں دینی چاہیئے۔ یہ سخت گناہ ہے۔ مگر میں رشوت کی یہ تعریف کرتا ہوں۔ کہ جس سے گورنمنٹ یا دوسرے لوگوں کے حقوق تلف کئے جائیں۔ میں اس سے سخت منع کرتا ہوں۔ لیکن ایسے طور پر کہ بطور نذرانہ یا ڈالی اگر کسی کو دے دی جائے۔ جس سے کسی کے حقوق کا اتلاف مدنظر نہ ہو بلکہ اپنی حق تلفی اور شر سے بچنا مقصود ہو۔ تو یہ میرے نزدیک منع نہیں۔ اور میں اس کا نام رشوت نہیں رکھتا۔ کسی کے ظلم سے بچنے کو شریعت منع نہیں کرتی۔ بلکہ لا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ فرمایا ہے"

(الحکم ۷ اگست ۱۹۰۲ء)

## حلف کے ذریعہ فیصلہ

ایک اور بھاری نقص یہ ہے جس کی اصلاح ضروری ہے کہ اسلامی شریعت نے بعض صورتوں میں حلف کے ذریعہ فیصلہ رکھا ہے۔ مثلاً اگر مدعی کے پاس ثبوت نہ ہو۔ تو شریعت نے فیصلہ کے لئے یہ صورت رکھی ہے کہ مدعی علیہ حلف اٹھائے۔ اسی طرح مالی معاملات میں دونوں فریق کے سمجھوتہ پر حلف کے ذریعہ فیصلہ ہو سکتا ہے۔ اس اصل سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے عوام و خواص میں یہ مرض پایا جاتا ہے۔ کہ وہ حلف کی ایسی صورت قائم کرتے ہیں۔ کہ حیرانگی اور تعجب آتا ہے۔ کہ یہ لوگ کس طرح شریعت کے احکام سے کھیلتے ہیں:۔

## ایک مولوی صاحب کی چالاکی

مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب سنایا کرتے ہیں۔ کہ کشمیر کے علاقہ مظفر آباد میں دو گاؤں والوں کا ایک کھیت کے متعلق جھگڑا ہو گیا۔ ایک گاؤں والے کہتے تھے۔ کہ یہ کھیت ہمارے گاؤں سے تعلق رکھتا ہے۔ دوسرے گاؤں والے اس کھیت کو اپنے قبضہ میں کرنا چاہتے تھے۔ بالآخر یہ سمجھوتہ ہو گیا۔ کہ فلاں مولوی صاحب سے فیصلہ کرایا جائے۔ وہ حلف اٹھا کر جس گاؤں کے حق میں فیصلہ دیں اسے منظور کر لیا جائے۔ اس قرارداد پر مولوی صاحب کو اطلاع کی گئی۔ اور رضامند کر لیا گیا۔ کہ وہ فیصلہ دیں۔ مولوی صاحب نے دونوں گاؤں والوں کو ایک تاریخ دی۔ کہ اس پر کھیت میں حاضر ہو جائیں۔ اور وہ موقعہ پر حلف اٹھا کر فیصلہ سنائیں گے۔ اسی دوران میں ایک گاؤں والے مولوی صاحب سے جا ملے۔ اور چالیس روپیہ کی رقم دے آئے۔ اور اپنے حق میں فیصلہ کے خواہاں ہوئے۔ مولوی صاحب کی رقم لیتے ہی نیت بدل گئی۔ جس تاریخ کو فیصلہ دینا تھا۔ مولوی صاحب اس کی صبح کو اس گاؤں گئے۔ جہاں کے لوگوں نے آپ کو رقم دی تھی۔ اور وہاں پہونچکر اپنی جوتیوں میں مٹی بھر لائے۔ اور فیصلہ کے لئے وقت مقرر پر کھیت میں پہونچ گئے۔ دونو فریق موجود تھے۔ اور فیصلہ کے منتظر۔ مولوی صاحب نے ہر دو گاؤں والوں سے کہا کہ میرا فیصلہ حلف کے ذریعہ ہوگا۔ میں حلف اٹھا کر جس گاؤں کے حق میں فیصلہ دوں۔ آپ لوگوں کو ماننا ہوگا۔ دونوں فریق نے سر تسلیم خم کیا۔ اس پر مولوی صاحب نے یوں قسم کھا کر فیصلہ دیا۔ کہ میں خدا کو حاضر و ناظر جان کر اس کی قسم کھاتا ہوں (اور وہ مٹی جو گاؤں سے اپنی جوتیوں میں بھر کر لائے تھے۔ اسے ذہن میں رکھتے ہوئے کہا) کہ یہ جو میرے پاؤں کے نیچے مٹی ہے۔ یہ فلاں گاؤں کی ہے۔ اس موقعہ پر لوگوں نے تو یہ سمجھا۔ کہ مولوی صاحب قسم کھا کر کھیت کے متعلق فیصلہ دے رہے ہیں۔ اور مولوی صاحب خیال کرتے تھے۔ کہ وہ اس مٹی کے متعلق قسم کھا رہے ہیں۔ جو اپنی جوتی میں ڈال کر لائے تھے۔ اس طرح مولوی صاحب نے چالیس روپیہ کی رقم بھی ہضم کر لی۔ اور اپنے خیال میں جھوٹ بھی نہ بولنا پڑا۔ حالانکہ ان کی قسم جب خلاف واقعہ تھی۔ تو خلاف واقعہ کو ہی جھوٹ کہتے ہیں۔ اور یہ تو ایک مثال ہے ورنہ روزانہ اس قسم کے واقعات ہوتے رہتے ہیں۔ لوگ اپنے ذہن میں کوئی بات رکھ کر قسم کھاتے ہیں۔ اور اپنے حق میں فیصلہ کر لیتے ہیں۔ اور حقیقت یہ ہوتی ہے۔ کہ ان کی قسم خلاف واقعہ ہوتی ہے۔

## قسم کے متعلق شریعت کی ہدایت

اس نقص کے ازالہ کے لئے شریعت نے ہدایت فرمائی۔ الیمین علیٰ ما یصدّقک بہ صاحبک (ترمذی ص۱۶۱) کہ قسم کی تصدیق میں معتبر امر فریق ثانی جو قسم دلاتا ہے۔ اس کی نیت اور ارادہ ہے۔ قسم کھانے والے کا توریہ اور اس کی خواہش معتبر نہیں۔ پس صحیح قسم وہ ہوگی۔ جس میں کوئی ایچ پیچ نہ ہو۔ اور مستحلف یعنی وہ فریق جو قسم دلاتا ہے وہ تصدیق کرے۔ کہ قسم کا منشاء پورا ہو گیا ہے۔ اور حالف نے صحیح معنوں میں حلف اٹھائی ہے۔

سبحان اللہ کیسے اعلیٰ اصول اسلام نے قائم فرما دیئے ہیں۔ کہ جن کے اختیار کرنے سے انسان کا ایمان ہر رنگ میں محفوظ رہتا ہے۔ اور جن کے قیام میں سراسر فائدہ ہی فائدہ ہے۔ فالحمد للہ الذی ھدٰنا لھٰذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدٰنا اللہ۔

خاکسار۔ قمر الدین قادیان

## تحریک جدید کا مطالبہ وقف رخصت برائے تبلیغ احمدیت

احباب کو یاد ہوگا۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کا اجرا فرماتے ہوئے جماعت سے انیس مطالبات کئے تھے۔ ان میں سے ساتواں اور نواں مطالبہ رخصت وقف کرنے کے متعلق تھا۔ شروع شروع میں جماعت کے اکثر دوستوں نے ہر دو مطالبات پر لبیک کہتے ہوئے اپنا اپنا قدم آگے بڑھایا۔ اور اپنی رخصتوں کو خدمات سلسلہ کے لئے وقف کر کے تبلیغ کے کام میں پوری سرگرمی دکھائی۔ جس مرکز میں ان کو بھیجا گیا۔ انہوں نے خوشی سے جانا منظور کیا۔ اور وہاں جا کر اس خلوص اور جوش سے فریضہ تبلیغ انجام تک پہونچایا۔ کہ اس تبلیغ کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے تھوڑے ہی عرصہ میں ایک نمایاں تغیر پیدا ہو گیا جس سے خیال کیا جا سکتا ہے کہ اگر سارے کے سارے احمدی اس کام میں لگ جائیں۔ تو جماعت کا قدم ترقیات کی بلند چوٹیوں پر پہونچ جائے۔ اور جماعت کے مجاہدین کی تبلیغ سے نئی جماعتیں قائم ہوں۔ اس سے اخلاق و اطوار کا غیروں پر اتنا اثر پڑے۔ کہ ان کے دلوں میں ان مجاہدین کی محبت اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی عزت قائم ہو جائے۔ لیکن نہایت افسوس کا مقام ہے۔ کہ ایک لمبے عرصہ سے اکثر افراد جماعت نے ان ہر دو مطالبات کو نظر انداز کر رکھا ہے۔ دوستوں کو یاد ہونا چاہیئے۔ کہ جماعت احمدیہ کا پروگرام یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے تک پہونچایا جائے۔ اور یہ اتنا بڑا کام ہے کہ ایک یا دو آدمی اسے سرانجام نہیں دے سکتے۔ بلکہ اس کام کے لئے ایک جماعت درکار ہے۔ جو نہایت تن دہی اور جانفشانی کے ساتھ اپنے آپ کو لگا رکھے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر واولٰئک ھم المفلحون (پ۴ ع۱) کہ تم میں ایک ایسی جماعت ہونی چاہیئے۔ جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے۔ اور بدی سے منع کرے۔ اور یہی لوگ کامیاب ہوں گے۔

لہٰذا جماعت کے دوستوں سے عرض ہے۔ کہ وہ اپنی غفلتوں اور سستیوں کو دور کر کے اپنی رخصتوں کو خدمات سلسلہ کے لئے وقف کریں۔ اور میدان تبلیغ میں نکلیں۔ علیٰ ہذا القیاس تاجر اور پیشہ ور اور زمیندار احباب اپنے اپنے کاموں سے وقت نکال کر اپنے آپ کو تبلیغ کے لئے وقف کریں۔ اگر جماعت کے دوست اسی طرح باری باری میدان تبلیغ میں آتے جائیں تو خدا تعالیٰ کے فضل سے امید ہے کہ بہت جلد دنیا میں احمدی ہی احمدی دکھائی دینگے۔ وقف کرنے والے دوست اپنی وقف کرنے کی اطلاع دفتر تحریک جدید میں بھیجدیا کریں۔ تاکہ وقت پر ان کے لئے مناسب انتظام کیا جا سکے:۔

(انچارج تحریک جدید قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

128

# تبدیلی تعریف نبوت پر غیر مبایعین سے مباحثہ

## جناب مولوی محمد علی صاحب کی خدمت میں مکتوب

غیر مبایعین بلا وجہ غلط فہمی پھیلانے کے عادی ہیں۔ چنانچہ مجوزہ مناظرہ زیر عنوان "تبدیلی تعریف نبوت" کے متعلق بھی اخبار پیغام صلح میں کئی غلط بیانات شائع ہوئے۔ اصل حالات کو واضح کرنے کے لئے میں ذیل میں اپنا وہ مکتوب درج کرتا ہوں جو ۱۳ جولائی کو جناب مولوی محمد علی صاحب کی خدمت میں ڈلہوزی ارسال کیا گیا۔ اور جس کا آج تک کوئی جواب مولوی صاحب موصوف نے نہیں دیا۔ وہ مکتوب حسب ذیل ہے:-

"جناب مولوی صاحب مکرم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ مولوی عمر الدین صاحب شملوی نے مجھے "تبدیلی تعریف نبوت" کے موضوع پر مناظرہ کا چیلنج دیا تھا۔ جسے میں نے بخوشی منظور کر لیا۔ اور شرائط مناظرہ کا بمقام سرینگر ۱۴ ستمبر ۱۹۴۰ء کو تصفیہ ہو چکا ہے۔ چونکہ مولوی عمر الدین صاحب نے اس مناظرہ کے لئے یکصد روپیہ انعام بھی مقرر کیا تھا۔ اس لئے محض انعام کے استحقاق و عدم استحقاق کے بارے میں کسی ثالث کا ہونا ضروری تھا۔ اس لئے شرائط نامہ کے آخر میں حسب ذیل نوٹ فریقین کے دستخطوں سے لکھا گیا:-

"شرائط بالا دونوں فریقوں کو بالاتفاق منظور ہیں۔ چونکہ انعامی رقم کے لئے کسی ثالث کا تقرر ضروری ہے اس لئے ثالث کی تعیین کا فیصلہ بعد ازاں ہوگا۔ ابو العطاء کی طرف سے اپنی چٹھی مؤرخہ ۹ جون ۱۹۴۰ء میں یہ لکھا جا چکا ہے۔ کہ اس تحریری مباحثہ کا حلفیہ تحریری فیصلہ جناب مولوی محمد علی صاحب لکھیں۔ مگر چونکہ ابھی تک مولوی عمر الدین صاحب اس کا تصفیہ نہیں فرما سکے۔ لہٰذا اسے دوسرے وقت پر ڈالا جاتا ہے۔"

مجھے مولوی عمر الدین صاحب نے اطلاع دی ہے۔ کہ آپ نے ثالث بننا منظور فرما لیا ہے۔ بلکہ انہوں نے اخبار "پیغام صلح" مؤرخہ ۸ جولائی میں شائع کرا دیا ہے کہ "حضرت مولانا نے بصورت مجبوری ثالث بن جانا منظور بھی کر لیا ہے"۔ اب دریافت طلب امر صرف اسقدر ہے۔ کہ آیا جناب امر بالا کے متعلق حلفیہ فیصلہ کریں گے؟ مجھے اس استفسار کے براہ راست پوچھنے کی اس لئے ضرورت پیش آئی ہے۔ کہ مولوی عمر الدین صاحب نے تحریر کیا ہے کہ انہیں اس بارے میں آپ کو کہتے ہیں شرم آتی ہے۔ لیکن چونکہ یہ دینی مسئلہ ہے۔ اور شرائط میں اس کی صراحت موجود ہے اس لئے میرے نزدیک آپ سے دریافت کر لینے میں شرم کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ اگر آپ شرائط نامہ کے نوٹ کے مطابق مؤکد بعذاب حلفیہ فیصلہ دینے کے لئے تیار ہیں۔ کہ آیا میں اپنے پرچوں کے رو سے اپنے دعوے کو ثابت کر کے انعام پانے کا مستحق ہو گیا ہوں یا نہیں۔ تو میرے خیال میں اس بات کے حل کرنے میں سہولت پیدا ہو جاتی ہے۔ مزید وضاحت کے لئے میں اپنے اس جواب کی نقل بھی ارسال خدمت کر رہا ہوں۔ جو میں نے مولوی عمر الدین صاحب کو بھیجا ہے۔ امید ہے کہ آپ اس عریضہ کے جواب سے جلد سرفراز فرمائیں گے۔ جو بذریعہ پوسٹنگ سرٹیفکیٹ بھیجا جا رہا ہے۔ والسلام۔"

نوٹ:- نامعلوم وجوہ کی بناء پر مولوی محمد علی صاحب خاموش ہیں۔ میں اس نوٹ کے ذریعہ پھر درخواست کرتا ہوں کہ مولوی صاحب اس خط کا جواب عنایت فرمائیں۔ اگر وہ کسی باعث حلفیہ مؤکد بعذاب فیصلہ کرنے سے خائف ہوں تو اس کی تصریح فرما دیں۔

خاکسار۔ ابو العطاء جالندھری۔ قادیان

# جرمنی کا مذہب

اس بات کو محسوس کر کے کہ فطرت انسانی میں ایک جذبہ موجود ہے اور فطرتی طور سے انسان ایک ایسی ہستی کو ماننے کی صلاحیت اپنے اندر رکھتا ہے جو کہ اس سے بالاتر ہے۔ نازیوں نے ایک نیا مذہب ایجاد کیا ہے۔ جو کہ نازی درندگی کو ایک متبرک چیز اور نازی خونخواری کو صحیح اور جائز قرار دیتا ہے۔ اس مذہب میں ملک جرمنی کو خدا، ہٹلر کو اس کا عیسےٰ۔ اور ہٹلر کی کتاب "مین کمف" کو اس کی انجیل قرار دیا گیا ہے۔

نازی پارٹی کی تمام تر قوت اس جدوجہد میں لگی ہوئی ہے۔ کہ عیسائی مذہب کو جڑ سے اکھیڑ کر پھینک دیا جائے۔ اور اس کی جگہ اپنی "قوم" کے بت کی پرستش کی جائے۔ نئے مذہب کی تعلیم و تدریس اساتذہ کی ٹریننگ کا ایک حصہ ہے۔ اور اس کا نصاب جرمنی کے سب سکولوں میں پڑھایا جاتا ہے۔ روزانہ اخبارات اور سینما اس نئے مذہب کا پرچار کرتے رہتے ہیں۔ وہ کتاب جس میں نازی مذہب کے گیت ہیں۔ اس کو دس لاکھ جرمنوں نے قیمتاً خریدا ہے۔ ہٹلر نے عیسےٰ علیہ السلام سے مماثلت قائم کرنے کے لئے اپنے خاص سٹاف میں بارہ آدمی رکھے ہیں۔ جن کا نام اس نے Twelve Apostles of Hitler رکھا ہے۔ اور ابھی چند دن ہوئے ایک کتاب شائع ہوئی ہے جس میں ان بارہ اشخاص کی زندگی کے مفصل حالات درج ہیں۔

یہ ازبس ضروری تھا کہ نازی ازم کو ایک مذہبی شکل دی جاتی۔ کیونکہ جب تک ہٹلر جرمن قوم کے پرانے عیسائی خیالات کی پوری طرح توہین نہ کرتا۔ اور ان عقائد کے خلاف انکے دلوں میں نفرت کے جذبات پیدا نہ کرتا وہ اپنی قوم کے دلوں میں اپنے نئے خون آشام مذہب کی نسبت اندھا دھند اور پاگلانہ عقیدت کے جذبات پیدا نہیں کر سکتا تھا۔ عیسائیوں کا خدا ایک خالصاً جرمن خدا نہیں تھا۔ لاکھوں جرمن ایک ورلی اور کی ہستی کے سامنے جھکتے تھے۔

ان حالات میں عیسائیت کو تباہ کرنا اور اسکی جگہ ایک نیا مذہب قائم کرنا نہایت ضروری سمجھا گیا تھا۔ نازی مذہب کا سب سے پہلا اصول حکومت کو خدا ماننا ہے۔ نازی مذہب میں خدا اور جرمن گورنمنٹ مترادف الفاظ ہیں۔ بالڈور فان شیرک جو کہ نوجوانوں کا لیڈر ہے۔ بیان کرتا ہے کہ خدائی قانون اور جرمنی ایک ہی چیز کا نام ہے۔ مکمل اطاعت اور کامل عبودیت (جو کہ ایک دنیاوی لیڈر کو حاصل ہونی مشکل ہے) حاصل کرنے کے لئے ہٹلر کو ایک پیغمبر اور اوتار کا درجہ دیدیا گیا ہے۔ اپنی پارٹی کے ساتھ اپنے تعلقات کی استواری اور مضبوطی کو ہٹلر نے ایسے ہی الفاظ میں بیان کیا ہے جو کہ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمائے تھے۔ یعنی "میں تمہارے ساتھ ہوں اور تم میرے ساتھ ہو"۔ نازی پارٹی کے عہدہ داروں کے روبرو ڈاکٹر Robert Lee (جو کہ مزدور پارٹی کے لیڈر ہیں) نے بیان کیا کہ ہٹلر کے الفاظ "میں تمہارے ساتھ ہوں اور تم میرے ساتھ ہو" کا یہ مطلب ہے کہ ہر ایک کام کرنے سے پہلے ہر ایک جرمن کو اپنے آپ سے سوال کرنا چاہئیے "کیا اس کام سے اڈالف ہٹلر خوش ہوگا یا ناراض ہوگا"۔

ہٹلر نے اپنی قوم کو یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کرا دی ہے کہ ایک "مصلوب یہودی" (یعنی عیسیٰ علیہ السلام) سے ایک زندہ نازی (ہٹلر) بہتر ہے۔ جس نے اپنی قوم کو پستی سے بلندی پر پہنچایا۔

نازی عقیدہ میں Divided Allegiance کی گنجائش نہیں ہے یعنی نازی مذہب میں ایک ہی وقت میں خدا اور حکومت کی اطاعت برداشت نہیں کی جا سکتی۔ یہودی قوم سے ہٹلر کے اختلافات کا ایک بہت بڑا باعث یہودیوں کا مذہب بھی ہے۔ یہودی شریعت موسوی کی پابندی نہایت ضروری سمجھتے ہیں۔ جو کہ ہٹلر کو برداشت نہیں ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نازی مذہب میں شادی کوئی مذہبی فرض نہیں ہے۔ نازیوں میں شادی اس لئے نہیں کی جاتی کہ خدا کا حکم ہے کہ شادی کرو۔ نازیوں میں شادی اس لئے بھی نہیں کی جاتی کہ خلق خدا کی خدمت کے لئے بقاء نسل ضروری ہے۔ نازیوں میں شادی صرف اس نقطۂ نگاہ سے کی جاتی ہے کہ جرمنی کی Human material (انسانی تعداد) بڑھانے کے لئے بہترین سپاہی پیدا کئے جاویں۔ جب کسی غیر شادی شدہ جرمن سپاہی کو میدان جنگ میں جانے کا حکم ہوتا ہے تو وہ اخبار میں اعلان کر دیتا ہے۔ "مجھے میدان جنگ میں جانا ہے ممکن ہے کہ میں واپس آؤں یا نہ آؤں جانے سے پہلے میں اپنا ایک جانشین چھوڑنا چاہتا ہوں جو عورت مجھ سے شادی کرنا چاہے وہ اپنا نام جلد بھیج دے" اس اعلان پر بہت سی لڑکیاں اپنے آپ کو اس نوجوان سپاہی سے شادی کے واسطے پیش کرتی ہیں۔

نازی عقیدہ میں اگر کوئی شخص تندرست ہو اور شادی نہ کرے تو اس پر ٹیکس لگایا جاتا ہے۔ اور نامردوں اور بیماروں کو دوائی دے کر شادی کرنے کے ناقابل کر دیا جاتا ہے

نازی مذہب میں عورتوں کا گھروں سے باہر رہ کر دفاتر اور کارخانوں میں ملازمت کرنا ناجائز ہے۔ نازی مذہب کا ایک بڑا اصول ہے کہ Woman is meant for house work یعنی عورت گھر کے کام کے لئے بنی ہے۔ اس کا کام گھر سنبھالنا اور بچوں کی تعلیم و تربیت کرنا ہے۔ نازی مذہب کا نام National Socialism ہے۔ اس مذہب میں سودی لین دین اور غیر قوموں کو جرمنی کا روپیہ دینا ناجائز قرار دیا گیا ہے۔ جرمنی لڑائی سے پہلے "قرضے" سامان اور جنس کی شکل میں ادا کرتا ہے نہ کہ نقد روپیہ کی شکل میں۔ یہودی چونکہ سود خور قوم ہے اس لئے نازیوں کا بڑا دشمن ہے۔ یہ امر واقعہ ہے کہ یہودیوں کو جرمنی سے نکال دیا گیا ہے جن یہودیوں نے پچھلی جنگ میں جرمنی کی فوجی خدمات انجام دی تھیں ان سے بھی کوئی رعایت نہیں کی گئی۔ ان کا روپیہ اور املاک ضبط کر لئے گئے ہیں۔ جنہوں نے جرمنی سے باہر جانے سے انکار کیا ان کو بڑے بڑے قید خانوں میں رکھا گیا ہے۔ جن کو Concentration Camps کہتے ہیں۔ ان قید خانوں میں بہت ظلم ہوتا ہے۔ ذرا سے قصور پر یہودی قیدی کو کوڑے لگائے جاتے ہیں۔ اسے مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ قید خانے کے گرد سات چکر لگائے۔ اگر وہ سات چکر پورا کرنے سے پہلے پانی مانگے تو اسے مزید درے لگائے جاتے ہیں حتیٰ کہ وہ بے ہوش ہو جاتا ہے۔

ضیاء الدین احمد بی۔ اے ایل ایل۔ بی۔ وکیل دہلی

## فارم وعدہ ہائے چندہ جلسہ سالانہ و خاص

تمام جماعتہائے احمدیہ کو اخیر ماہ مئی ۱۹۴۳ء میں فارم چندہ جلسہ سالانہ و خاص بغرض خانہ پری ارسال کئے گئے تھے۔ جو کہ اب تک پُر ہو کر واپس آجانے چاہیئے تھے مگر نہایت افسوس سے تحریر کیا جاتا ہے کہ بہت ہی کم جماعتوں کی طرف سے فارم موصول ہوئے ہیں۔ لہذا تاکید کی جاتی ہے کہ تمام عہدیداران جماعتہائے احمدیہ بہت جلد اپنی جماعتوں کے وعدہ فارم پُر کر کے ارسال فرمائیں۔

(ناظر بیت المال)

## تشخیص فارم کے متعلق ضروری اعلان

سلسلہ عالیہ احمدیہ میں نئے داخل ہونے والے احباب کے چندہ کی تشخیص کے لئے جماعتوں کو اور بعض اوقات افراد کو بھی تشخیص فارم بھجوائے جاتے ہیں۔ ایسے فارم زیادہ سے زیادہ بیس دن کے اندر مکمل کر کے نظارت ہذا میں واپس بھجوا دیئے جانے چاہئیں چونکہ اس میں تاخیر ہونا مفاد سلسلہ عالیہ کے منافی ہے۔ اس لئے تاخیر کرنے والی جماعتوں کو اس بارہ میں جوابدہ ہونا پڑیگا۔ عہدیداران نوٹ فرمادیں۔ (ناظر بیت المال)

# نتیجہ امتحان "توضیح مرام"

(گذشتہ سے پیوستہ)

## دینا پور ملتان

- (۱) چوہدری عبدالرحمن صاحب ۳۳
- (۲) مستری محمد اسمٰعیل صاحب ۲۴
- (۳) شیخ محمد منیر صاحب ۱۷
- (۴) مستری عبدالواحد صاحب ۳۲
- (۵) صوفی احمد حسن صاحب ۲۳
- (۶) چوہدری غلام قادر صاحب ۳۴

## ناصرات الاحمدیہ سیالکوٹ

- (۱) سیدہ امۃ السلام صاحبہ ۳۴
- (۲) " قمر السلام صاحبہ ۲۱
- (۳) " تنویر السلام صاحبہ ۲۶
- (۴) " آسیہ سمیع صاحبہ ۲۹
- (۵) " عظمت صاحبہ ۲۲
- (۶) " زہرہ صاحبہ ۱۸
- (۷) رضیہ بیگم صاحبہ ۱۸
- (۸) رول نمبر ۱۰۶ ۱۸

## کریام ضلع جالندھر

- (۱) بنت بابو غلام جیلانی صاحب ۱۷
- (۲) ماسٹر محمد یوسف علی صاحب ۲۰
- (۳) ماسٹر فضل احمد خان صاحب ۳۵
- (۴) ماسٹر بہادر جنگ صاحب ۳۰
- (۵) مولوی محمد علی خان صاحب ۳۲
- (۶) چوہدری احمد خان صاحب ۱۸
- (۷) عبدالغنی خان صاحب ۲۲

## گجرات

- (۱) فیض الرحمن صاحب ۲۷
- (۲) ملک عزیز الرحمن صاحب ۱۷
- (۳) چوہدری بشارت احمد صاحب ۲۷
- (۴) " محمد افضل صاحب ۳۱
- (۵) اقبال بیگم صاحبہ ۱۷
- (۶) صادقہ بیگم صاحبہ ۱۷
- (۷) صالحہ بیگم صاحبہ ۱۷

## فیروزپور شہر

- (۱) حشمت علی صاحب ۳۱
- (۲) بابو محمد فاضل صاحب ۲۹
- (۳) مستری جلال دین صاحب ۳۵

## اسلامیہ کالج امرتسر

- (۱) خان امیر الدین صاحب ۴۲/۵۰
- (۲) خورشید احمد صاحب تنویر ۲۹
- (۳) ممتاز عصمت صاحبہ ذاکرہ ۲۰

- (۴) محمد سلیمان صاحب ۳۲
- (۵) قاضی اصغر محمود صاحب ۴۰
- (۶) حافظ بشیر احمد صاحب ۳۰
- (۷) چوہدری محمد طفیل صاحب ۲۹

## شملہ

- (۱) چوہدری محمد نواز صاحب ۴۰
- (۲) " رحمت اللہ صاحب ۲۳
- (۳) میاں محمد اسرائیل احمد صاحب ۳۲
- (۴) شیخ خادم حسین صاحب ۴۰
- (۵) محمود احمد صاحب ۲۸
- (۶) غلام علی صاحب ۳۳
- (۷) مرزا عبداللطیف صاحب ۳۹
- (۸) عبداللطیف صاحب نقی ۱۷
- (۹) مرزا رحمت اللہ صاحب ۲۷
- (۱۰) نسیم صغریٰ صاحبہ ۳۳

## لائل پور

- (۱) بشیر احمد صاحب ۳۰
- (۲) منور احمد صاحب ۲۳
- (۳) فضل کریم صاحب ۳۱

## فیروزپور چھاؤنی

- (۱) میاں احمد حسن صاحب ۲۸
- (۲) عنایت اللہ خان صاحب خلیل ۳۱
- (۳) رول نمبر ۹۷ ۲۱

## لودھراں

- (۱) بابو غلام احمد صاحب پوسٹل کلرک ۲۶
- (۲) محمد منظور احمد خان صاحب ایاز ۳۵
- (۳) چوہدری محمد منور صاحب ۲۹

## پشاور

- (۱) مولوی خلیل الرحمن صاحب ۲۵/۵۰
- (۲) مولوی عبدالکریم صاحب ۳۰
- (۳) حکیم مرغوب اللہ صاحب ۲۹
- (۴) فضل الرحمن صاحب ۱۷
- (۵) مختار احمد صاحب ۱۸
- (۶) مرزا عبدالرحمن صاحب ۲۳
- (۷) بشارت الرحمن صاحب ۴۱

## شاہدرہ

- (۱) حکیم محمد صدیق صاحب ۳۸
- (۲) غلام محمد صاحب ۲۸
- (۳) مولوی عبدالرحیم صاحب عادل ۳۲
- (۴) ماسٹر اللہ دتا صاحب ۲۴
- (۵) ماسٹر عبدالقادر صاحب ۱۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

130

(۶) مولوی الہ دین صاحب ۲۲/۵۰

### سکندر آباد (دکن)

(۱) یوسف احمد صاحب ۳۸
(۲) مولوی عبدالرحیم صاحب ۴۰
(۳) علی محمد۔ اے۔ الہ دین صاحب ۲۷
(۴) مسیح الدین صاحب ۲۴
(۵) ہاجرہ بیگم صاحبہ ۲۳
(۶) حور بانو صاحبہ ۲۶
(۷) امۃ الحفیظ صاحبہ ۲۵
(۸) سیٹھ فاضل بھائی الہ دین صاحب ۳۱

### رحیم یار خاں

(۱) غلام مصطفےٰ صاحب پوسٹ مین ۳۱
(۲) فتح محمد صاحب نمبردار ۲۰

### حیدرآباد (دکن)

(۱) محمد عبداللہ صاحب بی۔ایس۔سی۔ایل ایل بی ۳۷
(۲) احمد عبداللہ صاحب مولوی فاضل ۳۶
(۳) احمد شریف صاحب ۱۷
(۴) نورالحق صاحب ۱۹
(۵) غلام احمد خانصاحب بی۔اے ایل ایل۔بی ۲۳
(۶) احمد عبدالعزیز صاحب تلاپوری ۱۷
(۷) عبدالقادر صاحب صدیقی ۳۷

(۸) سید باقر صاحب ۱۷/۵۰
(۹) میر افتخار احمد صاحب ۱۸
(۱۰) غلام محمود صاحب ۲۹
(۱۱) احمد عبدالعزیز صاحب ۳۲
(۱۲) محمد امام غوری صاحب ۱۷
(۱۳) محمود احمد صاحب ۳۳
(۱۴) کمال الدین احمد صاحب ۲۹

### گرور

(۱) ایس محمود الحسن صاحب ۴۴
(۲) زینب بیگم صاحبہ ۴۰

### راولپنڈی

(۱) شیخ عنایت اللہ صاحب ۱۷
(۲) چودہری ظہیر احمد صاحب ۲۰
(۳) ماسٹر محمد شفیع صاحب ۱۷
(۴) رول نمبر ۲۴ ۱۸

### نوشہرہ

(۱) چودہری غلام علی صاحب ایم۔ای۔ایس ۳۵

### بھاگلپور

(۱) خولہ خیبا بنت عبدالقادر صاحب ۳۳
(۲) محمد ابراہیم صاحب پورینی ۲۳

### رحیم آباد (گورداسپور)

(۱) شیخ گوہر علی صاحب ۱۸/۵۰

### بیگم پور کنڈھی

(۱) عبدالعزیز خانصاحب ۱۸
(۲) محمد یعقوب خان صاحب ۲۲

### کلانور

(۱) اقبال احمد خانصاحب ایاز ۱۸

### لکھنؤ

(۱) احمدی صاحبہ دختر ڈاکٹر وارث علی صاحب ۳۲

### چک ۹۹ شمالی سرگودہا

(۱) حمید احمد صاحب ۳۷
(۲) غلام احمد صاحب لبرا ۲۰
(۳) سلطان احمد صاحب ۲۰
(۴) محمد طفیل صاحب بی۔اے ۲۵

### کوہاٹ

(۱) مرزا نصیر احمد صاحب ۲۲
(۲) رول نمبر ۳۶ ۲۵
(۳) رول نمبر ۳۵ ۲۵
(۴) رول نمبر ۳۷ ۳۲
(۵) یوسف علی صاحب ۲۳

### پوہلہ مہاراں

(۱) ام کلثوم بیگم صاحبہ ۲۸

### مونگھیر

(۱) سید عبدالرزاق صاحب ۱۹
(۲) فاطمہ جمیلہ صاحبہ ۲۲
(۳) ہمبر صاحبہ بنت ظریف صاحب ۱۸
(۴) ناصرہ صاحبہ " " " ۱۸
(۵) رول نمبر ۲۷۷ ۲۶

(خاکسار محمد صدیق)


اگر آپ پریشان ہونا نہیں چاہتے تو

## کراؤن بس سروس

میں سفر کیجئے

ریل کی طرح پورے ٹائم پر اپنے مقامات پر پہنچئے۔ پہلی سروس صبح ۴ بجے لاہور سے پٹھانکوٹ کو چلتی ہے۔ اس کے بعد ہر پچاس منٹ کے بعد چلتی ہے اسی طرح پٹھانکوٹ سے لاہور کو چلتی ہے۔ لاری پورے ٹائم پر چلتی ہے خواہ سواری ہو یا نہ ہو چلتی ہے

دی مینجر کراؤن بس سروس

بہ تشمولیت

رائل اوری ٹرانسپورٹ کمپنی پٹھانکوٹ


## کتاب "تفہیمات ربانیہ" کی ضرورت

کتاب "تفہیمات ربانیہ" عرصہ سے نایاب ہے۔ دو دوستوں کو تبلیغی اغراض کے ماتحت اس کتاب کی بہت ضرورت ہے۔ ان میں سے ایک دوست نو احمدی ہیں۔ اور دوسرے ہندوستان سے باہر گئے ہیں۔ جو صاحب ایک یا دو کتابیں مہیا فرماسکیں۔ وہ مطلع فرمادیں۔ ان کتابوں کی قیمت بھی ادا کی جائیگی۔ اور معطی اصحاب کا شکریہ بھی

خاکسار ابوالعطاء جالندہری قادیان


## ۶۷۵ روپیہ ماہوار مفت کمالو!

دولت آپکو تلاش کر رہی ہے

آپ اصلی ریگل نیو گولڈ سونا کی ایجنسی لیکر ۶۷۵ روپے گھر بیٹھے کما سکتے ہیں۔ یہ سونا کسوٹی پر اصلی سونے کا رنگ دیتا ہے اور اصلی سونے کی طرح کوٹا اور پگھلایا جاسکتا ہے اس کا رنگ بھی خراب نہیں ہوتا۔ آجکل کے فیشن کے مطابق ہر قسم کے زیورات ہمارے سٹاک میں موجود ہیں۔ آپ اپنے شہر کی ایجنسی کے لئے فوراً لکھیں۔ تیار شدہ زیورات کی مکمل فہرست اور چار تولہ ریگل نیو گولڈ سونا۔ ایک جوڑی فینسی چوڑی۔ ایک انگوٹھی بمبئی فیشن۔ ایک جوڑی کانٹے بندے نیو ڈیزائن بطور نمونہ بھیجے جاتے ہیں۔ ہوشیار۔ تجربہ کار اور محنتی ایجنٹوں کو ہر قسم کی سہولت دی جاتی ہے۔ قواعد ایجنسی طلب کریں۔

دی ریگل نیو گولڈ سپلائی کمپنی چوک دالگراں ۲۵/۲۵ لاہور


## ضروری التماس

اخبار ۱۶۸ و ۱۶۹ میں اُن اصحاب کی فہرست چھپی ہے۔ جن کا چندہ "الفضل" ۲۰ اگست ۱۹۴۱ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ دس اگست تک اپنا اپنا چندہ ارسال فرمادیں۔ یا اس تاریخ تک ادائیگی کی اطلاع ارسال فرمادیں۔ بصورت دیگر ان کی خدمت میں وی۔پی ارسال ہونگے۔

ہم احباب کی خدمت میں بارہا گذارش کرچکے ہیں۔ کہ اگر وی۔پی وصول نہ کرنا ہو۔ تو دفتر کو قبل از وقت اطلاع دے دی جائے تا دفتر وی۔پی کے خرچ سے بچ جائے۔ لیکن بعض احباب پر ہماری گذارشات کا کوئی اثر نہیں۔ وہ نہ خط لکھیں گے۔ نہ بروقت چندہ ادا کریں گے لیکن جب وی۔پی بھیجا جائے تو اُسے کمال بے اعتنائی سے واپس کردیں گے۔

ہم ان اصحاب سے مؤدبانہ دریافت کرتے ہیں۔ کہ کیا یہی سلوک ایک قومی اخبار سے ہونا چاہیئے؟ اور کیا اس نقصان دہ طریق کو ختم نہ کیا جائیگا؟

مینیجر

## الفضل کا خطبہ نمبر

اخباری کاغذ کی ہوش رُبا گرانی کے ایّام میں "الفضل" کے خطبہ نمبر کی قیمت صرف اڑھائی روپیہ سالانہ ہے۔ اب کسی غریب سے غریب احمدی کو بھی اس کی خریداری سے محروم نہیں رہنا چاہیئے۔

مینیجر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

**لنڈن ۳۰ جولائی۔** روس میں تین لاکھ پول قید تھے۔ روسی گورنمنٹ نے ان سب کی رہائی کا اعلان کر دیا ہے۔ ان کی ایک فوج بنائی جائے گی۔ جو جرمنی کے خلاف لڑے گی۔

**ماسکو ۳۰ جولائی۔** روس کے سرکاری اخبار نے لکھا ہے۔ کہ روسی انجنیروں کے ایک گروپ نے کئی سال کی محنت شاقہ کے بعد ایک نیا خفیہ ہتھیار ایجاد کیا ہے۔ جو جنگ میں بے حد مفید ثابت ہوگا۔ یہ آلہ سٹالین کے پیش کیا گیا ہے۔ جس نے موجد کو "ہیرو آف سوویٹ یونین" کا خطاب دیا۔

**لنڈن ۳۰ جولائی۔** پریذیڈنٹ روزویلٹ کے خاص نمائندہ مسٹر ہیری ہاپکنس دیگر امریکن مشیروں کی معیت میں ماسکو پہنچ گئے ہیں۔

**لاہور ۳۰ جولائی۔** مسٹر گابا نے اسمبلی کی جو نشست خالی کی ہے۔ اس کے لئے ان کی بیوی صاحبہ امیدوار کھڑی ہو رہی ہیں۔

**شملہ ۳۰ جولائی۔** ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ ملک معظم نے سر فرانسس ولی کو کابل میں برطانی سفیر مقرر کیا ہے۔ آپ موجودہ سفیر کی ملازمت کے ختم ہونے پر چارج لیں گے۔

**پشاور ۳۰ جولائی۔** صوبہ سرحد میں ہیضہ پھیل رہا ہے۔ کوہاٹ۔ پشاور بنوں اور ہزارہ کے علاقوں میں واردات ہو رہی ہیں۔

**سٹاک ہالم ۳۰ جولائی۔** نازیوں نے ناروے کے پادریوں کو حکم دیا ہے کہ ریڈیو پر وعظ کرنے سے پیشتر اسے سنسر کرایا کریں۔ اس پر پادریوں نے بطور پروٹسٹ وعظ کہنا بند کر دیا ہے۔

**الہ آباد ۳۰ جولائی۔** سر شفاعت احمد خان صاحب کو جنوبی افریقہ میں ہندوستان کے ایجنٹ جنرل کا عہدہ پیش کیا گیا ہے۔ آپ الہ آباد یونیورسٹی میں تاریخ کے پروفیسر ہیں۔

**واشنگٹن ۳۰ جولائی۔** جرمنی نے سویڈن۔ ناروے اور فن لینڈ میں مونشیوں

کے لئے چارہ نہیں مل رہا۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے جرمن سائنسدانوں نے لکڑی کے برادے سے مصنوعی خوراک بنائی ہے۔

**راولپنڈی ۳۰ جولائی۔** ڈپٹی کمشنر ضلع جہلم نے اعلان کیا ہے۔ کہ پولیس کے پاس اس امر کا کافی ثبوت ہے کہ چودھری کھیم چند ایس۔ ڈی۔ او چکوال کو منظور حسین ولد مولوی کرم دین ساکن موضع کعبیں ضلع جہلم اور عبد الغنی ٹیچر ڈی۔ بی۔ پرائمری سکول جنڈ ساڈو نے قتل کیا ہے۔ یہ دونوں مفرور قرار دے گئے ہیں۔ اور ان کی گرفتاری کے لئے دو ہزار روپیہ کے انعام کا اعلان کیا گیا ہے۔

**حیدرآباد دکن ۳۰ جولائی۔** مسٹر جناح نے ایک بیان میں کہا کہ مسلم لیگ کے ان ارکان کے خلاف ضابطہ کی کارروائی کی جائے گی۔ جنہوں نے وائسرائے کی اگزیکٹو کونسل یا ڈیفنس کونسل میں شمولیت منظور کی ہے

**کلکتہ ۳۰ جولائی۔** نیشنل بنک آف انڈیا بمبئی نے پندرہ ہزار تولہ سونا چھ بکسوں میں بند کر کے کلکتہ بھیجا تھا ان میں سے ایک بکس کا سونا جو ایک لاکھ روپیہ کی مالیت کا تھا۔ پُر اسرار طریق سے اڑا لیا گیا۔ اور اس کی جگہ بکس میں پتھر۔ لوہے کے ٹکڑے وغیرہ بھر دئیے گئے۔

**لنڈن ۳۰ جولائی۔** جاپان گورنمنٹ کی طرف سے ۳۴ برطانی فرموں کے نام شائع کئے گئے ہیں۔ جن کا اثاثہ ضبط کر لیا گیا ہے۔ شمالی آئرلینڈ۔ کینیڈا۔ ہانگ کانگ اور جزائر شرق الہند کے شہریوں کا اثاثہ بھی ضبط کر لیا گیا ہے۔

**استنبول ۳۰ جولائی۔** بیونز کرانیکل کے نامہ نگار کا بیان ہے۔ کہ جرمنی کا مشہور ماہر اقتصادیات ڈاکٹر کلوڈیس یہاں آرہا ہے۔ اس کے یہاں آنے کا یہ مطلب لئے

جاتے ہیں۔ کہ جرمنی نے ترکی پر زبردست دباؤ ڈالنا شروع کر دیا ہے۔ اس شخص نے بلقانی ممالک کو نازیوں کا غلام بنانے میں اہم پارٹ ادا کیا ہے۔

**لنڈن ۳۰ جولائی۔** مسٹر ایڈن نے پارلیمنٹ میں کہا۔ جاپان کے ساتھ تعلقات جو صورت اختیار کر رہے ہیں ہمیں اس کا افسوس ہے۔ مگر اس کی ذمہ واری خود اس پر ہے۔

**لنڈن ۳۰ جولائی۔** ماسکو ریڈیو کے بیان کے مطابق مشہور جرمن پروفیسر کارل ہاؤشوفر نے نظر بندوں کے کیمپ میں خودکشی کر لی ہے۔ یہ شخص نازی تھیوری کا موجد اور قریباً دو ہزار کتابوں اور پمفلٹوں کا مصنف تھا ہٹلر کی کتاب "میری جدوجہد" کی سیاسی تھیوری بھی اسی کے خیالات کی مرہون ہے۔ اب ہٹلر نے اسے نظر بند کر رکھا تھا۔

**لنڈن ۳۱ جولائی۔** ٹوکیو کے ایک مشہور اخبار نے ڈچ ایسٹ انڈیز کو دھمکیاں دینی شروع کر دی ہیں۔ اور لکھا ہے کہ اسے سمجھ لینا چاہئیے۔ کہ انڈو چائنا میں جاپانی فوجوں کے پہنچنے کا مطلب کیا ہے۔

**ماسکو ۳۱ جولائی۔** مسٹر ہیری ہاپکنس نے اخباری نمائندوں سے کہا۔ کہ موسیو سٹالین اور مولوٹاف کو یہ پکی امید ہے۔ کہ اس لڑائی میں روس کو فتح ہوگی۔ ماسکو میں دشمن کی بمباری سے بہت تھوڑا نقصان ہوا ہے۔

**لنڈن ۳۱ جولائی۔** جرمنی کے سرکاری اعلان میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ سمالنسک کے مشرق میں روسی فوجوں کے چاروں طرف جرمن فوجوں کا گھیرا اور بھی تنگ کر دیا گیا ہے۔ روسی اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ اس محاذ پر گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے اور دشمن کو جان و مال کا شدید نقصان برداشت کرنا پڑا ہے۔ ایک اور سرکاری

اعلان مظہر ہے کہ روسی فوجوں نے جوابی حملے کر کے کئی جگہ دشمن کو سو سو میل پیچھے دھکیل دیا ہے۔

**لنڈن ۳۱ جولائی۔** کل پھر روسی طیاروں نے رومانیہ میں پلوئسٹی پر شدید حملے کئے۔ ان حملوں کی وجہ سے رومانیہ میں اب تیل کی نکاسی نصف رہ گئی ہے اور یہ کمی کئی ماہ تک نہ پوری ہو سکیگی روسی طیاروں نے کئی جگہ دشمن کے مشینی دستوں پر بھی زور کے حملے کئے

**لنڈن ۳۱ جولائی۔** کل جرمن ہوائی جہازوں نے لینن گراڈ اور ماسکو پر پھر ہوائی حملے کرنے چاہے۔ مگر روسی ہوائی جہازوں اور ہوا مار توپوں نے ان کو آن کی آن میں مار بھگایا۔

**لنڈن ۳۱ جولائی۔** ایک جرمن اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ فیلڈ مارشل کیٹل کا سب سے چھوٹا لڑکا روسی محاذ پر مارا گیا ہے۔

**قاہرہ ۳۱ جولائی۔** ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ شام کی دشمن کی فوجوں نے اپنا سارا میدانی توپ خانہ اور بہت سی میدانی توپیں اتحادیوں کے حوالہ کر دی ہیں۔

**قاہرہ ۳۱ جولائی۔** کل دشمن نے طبروق کے مورچوں پر حملہ کرنے کی کوشش کی۔ مگر اسے مار کر بھگا دیا گیا۔

**روم ۳۱ جولائی۔** ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ برطانی ہوائی جہازوں نے سارڈینیا کے جنوبی علاقہ پر چھاپے مارے۔

**مدراس ۳۰ جولائی۔** مدراس گورنمنٹ نے ایک رپورٹ شائع کی ہے جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ گذشتہ دو ماہ میں مالابار میں سیلاب اور طوفان کے نتیجہ میں ۱۸۲ اشخاص ہلاک ہوئے غریبوں کے بے شمار جھونپڑے برباد ہو گئے۔ تیرہ ہزار ایکڑ زمین سیلاب کی نذر ہو گئی۔ قریباً سولہ ہزار گھروں کی نئی تعمیر کے لئے مدد دی گئی ہے۔

**شملہ ۳۰ جولائی۔** گورنمنٹ ہند کا ایک پریس کمیونک مظہر ہے۔ کہ اس وقت

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah